پہنچ جاتے ۔اور کہتے ''ابا چٹی'' (چٹی شکر کو کہتے تھے کیونکہ بولنا پورا نہ آتا تھا۔اور مراد یہ تھی کہ چٹے رنگ کی شکر لینی ہے) حضرت صاحب پھر اُٹھ کر ان کا سوال پورا کر دیتے ۔غرض اس طرح ان دنوں میں روزانہ کئی دفعہ یہ ہیرا پھیری ہوتی رہتی تھی ۔مگر حضرت صاحب باوجود تصنیف میں سخت مصروف ہونے کے کچھ نہ فرماتے ۔ بلکہ ہر دفعہ ان کے کام کے لئے اٹھتے تھے ۔ یہ ۱۸۹۵ء یا اس کے قریب کا ذکر ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میری پیدائش اپریل ۱۸۹۳ء کی ہے۔

﴿973﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصل میں عربی زبان کی ستائیس لاکھ لُغت ہے جس میں سے قرآن مجید میں صرف چار ہزار کے قریب استعمال ہوئی ہے ۔عربی میں ہزار نام تو صرف اُونٹ کا ہے اور چار سو نام شہد کا۔

﴿974﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کا ایک کلمہ ہوتا ہے ۔مرزا کا کلمہ یہ ہے کہ

''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔''

﴿975﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اخلاق میں کامل تھے ۔یعنی:۔

آپ نہایت رؤف رحیم تھے ۔سخی تھے ۔مہمان نواز تھے ۔ اشجع الناس تھے ۔ابتلاؤں کے وقت جب لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے ۔عفو، چشم پوشی، فیاضی، دیانت، خاکساری، صبر، شکر، استغناء، حیا، غض بصر، عفّت، محنت، قناعت، وفاداری، بے تکلفی، سادگی، شفقت، ادب الٰہی، ادب رسول و بزرگانِ دین، حلم، میانہ روی، ادائیگی حقوق، ایفائے وعدہ۔ چُستی، ہمدردی، اشاعت دین، تربیت، حسن معاشرت، مال کی نگہداشت، وقار، طہارت، زندہ دلی اور مزاح، رازداری، غیرت، احسان، حفظ مراتب، حسن ظنّی، ہمت اور اولوالعزمی، خودداری، خوش روئی اور کشادہ پیشانی کظم غیظ، کف ید و کف لسان، ایثار، معمور الاوقات ہونا، انتظام، اشاعت علم و معرفت، خدا اور اس کے رسول کا عشق، کامل اتباع رسول، یہ مختصراً آپ کے اخلاق و عادات تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

۱۱۲۵

سیرۃ المہدی

حصہ سوم

(مرتّبہ فرمودہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جسے

خاکسار

ایڈیٹر محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل نے قادیان دارالامان سے

شائع کیا

ایڈیشن اول — صفر ۱۳۵۸ھ — اپریل ۱۹۳۹ء

مقام قادیان دارالامان

خوشنویس سید محمد یاقوت

کام کا خلاصہ تھا۔ اور تقویٰ اصلاحِ نفس کا خلاصہ ہے۔ مگر آجکل وفات مسیحؑ سے بحث کا میدان بدل کر دوسری طرف منتقل ہو گیا ہے۔

۹۷۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میاں بشیر احمد صاحب (یعنی خاکسار مؤلف) جب چھوٹے تھے تو ان کو ایک زمانہ میں شکر کھانے کی بہت عادت ہو گئی تھی ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہونچتے اور ہاتھ پھیلا کر کہتے "ابا چٹی" حضرت صاحب تصنیف میں بھی مصروف ہوتے تو کام چھوڑ کر فوراً اٹھتے۔ کوٹھڑی میں جاتے۔ شکر نکال کر ان کو دیتے۔ اور پھر تصنیف میں مصروف ہو جاتے۔ تھوڑی دیر میں میاں صاحب موصوف پھر دستِ سوال دراز کرتے ہوئے پہونچ جاتے۔ اور کہتے "ابا چٹی" (چٹی شکر کو کہتے تھے کیونکہ بولنا پورا نہ آتا تھا۔ اور مراد یہ تھی کہ چٹے رنگ کی شکر لینی ہے) حضرت صاحب پھر اٹھ کر ان کا سوال پورا کر دیتے۔ غرض اس طرح ان دنوں میں روزانہ کئی کئی دفعہ یہ ہیرا پھیری ہوتی رہتی تھی۔ مگر حضرت صاحب باوجود تصنیف میں سخت مصروف ہونے کے کچھ نہ فرماتے۔ بلکہ ہر دفعہ ان کے کام کے لئے اٹھتے تھے۔ یہ ۱۸۹۵ء یا اس کے قریب کا ذکر ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میری پیدائش اپریل ۱۸۹۳ء کی ہے۔

۹۷۳ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصل میں عربی زبان کی ستائیس لاکھ لُغت ہے۔ جس میں سے قرآن مجید میں صرف ۴ ہزار کے قریب استعمال ہوئی ہے۔ عربی میں ہزار نام تو صرف اُونٹ کا ہے اور چار سو نام شہد کا۔

۹۷۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کا ایک کلمہ ہوتا ہے۔ مرزا کا کلمہ یہ ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔"

۹۷۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اخلاق میں کامل تھے۔ یعنی:۔

آپ نہایت رؤف رحیم تھے۔ سخی تھے۔ مہمان نواز تھے اشجع الناس تھے۔ ابتلاؤں کے وقت جب لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے آپ شیرِ نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو۔ چشم پوشی۔ فیاضی دیانت۔ خاکساری۔ صبر۔ شکر۔ استغناء۔ حیا۔ غضِ بصر۔ عفّت۔ محنت۔ قناعت۔ وفاداری۔ بے تکلفی